سُورَةُ النَّاسِ

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

قُلۡ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ (1) مَلِكِ ٱلنَّاسِ (2) إِلَٰهِ ٱلنَّاسِ (3) مِن شَرِّ ٱلۡوَسۡوَاسِ ٱلۡخَنَّاسِ (4) ٱلَّذِي يُوَسۡوِسُ فِي صُدُورِ ٱلنَّاسِ (5) مِنَ ٱلۡجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ (6)

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو کامل الذات والصفات ہے، نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا۔ کہہ دیجیے: میں لوگوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود کی۔ وسوسہ ڈالنے والے، بار بار پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان) کے شر سے۔ جو لوگوں کے سینوں میں چھپ کر وسوسہ ڈالتا ہے۔ خواہ وہ جنّوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

نکات: مفسرین نے ان دونوں سورتوں (فلق اور ناس) کے بارے میں یہودیوں اور ان کی بیٹیوں سے متعلق بعض قصے نقل کیے ہیں جو مدینہ میں رہتے تھے، حالانکہ یہ دونوں سورتیں مکہ میں نازل ہوئی ہیں، مدینہ میں نہیں۔ لہٰذا وہ تمام قصے بے بنیاد ہیں اور رسولِ خدا ﷺ کی شان میں توہین سے بھرپور ہیں، اس لیے قابلِ اعتبار نہیں۔ بہر حال اس سورت کا آخری حرف "س" ہے اور پورے قرآن کا پہلا حرف "باء" (بسم اللہ) ہے، یعنی گویا یہ اعلان ہے کہ یہ کتاب ہمارے لیے کافی ہے: «هذا الكتاب كافٍ لنا» اور یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام ظاہری شرور سے پناہ کے لیے پچھلی سورت (الفلق) میں اپنے ایک نام ربّ الفلق کا ذکر فرمایا، لیکن اس سورت میں شیطانی وسوسوں کے شر سے بچنے کے لیے اپنے تین نام ذکر کیے ہیں، تاکہ بندہ سمجھ لے کہ شیطان اور نفس کے وسوسے نہایت خطرناک اور اہم ہیں، اور ان سے غفلت میں پڑ کر دھوکا نہ کھائے۔ اس کے علاوہ، پچھلی سورت کے شرور دنیاوی امور سے متعلق تھے، جبکہ اس سورت کے شرور دینی اور اعتقادی امور سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اللہ نے اس سورت میں اپنے ناموں کو ﴿ٱلنَّاسِ﴾ کے ساتھ مضاف کیا ہے، تاکہ بندہ جان لے کہ اس کا کوئی حقیقی رب، مالک اور صاحبِ اختیار سوائے اللہ کے نہیں، اور یہ بھی سمجھے کہ کوئی طاقت اور سلطنت مؤثر نہیں مگر اللہ کی طاقت، اور کوئی معبود اور جائے پناہ نہیں مگر اللہ، لہٰذا غیر اللہ کی پناہ نہ لے۔ جملہ ﴿مِنَ ٱلۡجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ﴾ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ انسانی شیاطین کی طرف سے آنے والے وسوسے بھی نہایت اہم اور خطرناک ہیں، جو لوگوں کو بہکاتے ہیں اور ہمیشہ اپنی چالوں کو چھپائے رکھتے ہیں۔ جیسے بہت سے مذہبی مقررین جو لوگوں کو وسوسوں میں ڈال کر گمراہ کرتے ہیں۔ ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں نفس کے شر سے اور جنّ و انس کے شر سے۔

یہ وہ سادہ اور رواں ترجمہ ہے جس کا ہم نے ارادہ کیا تھا، اور اس میں آیاتِ الٰہی سے متعلق بعض نکات بھی ذکر کیے گئے ہیں۔ یہ کام جمادی الاولیٰ سنہ 1387ھ کے دوسرے دن مکمل ہوا۔ اور اگر اس میں کوئی غلطی، سہو یا فہم کی کوتاہی رہ گئی ہو تو ہم اللہ تعالیٰ سے عفو و درگزر اور مغفرت کے طالب ہیں۔

ایک ضروری تنبیہ:

یہ بات جان لینی چاہیے کہ قرآن کی اکثر سورتوں کے بارے میں اتفاق ہے کہ ان کی تمام آیات یا تو مکی ہیں یا مدنی، لیکن بعض سورتوں یا بعض آیات کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ وہ مکی ہیں یا مدنی۔ ہم نے ان مقامات پر اس رائے کی پیروی کی ہے جو عام طور پر قرآن کے آغاز میں درج کی جاتی ہے۔ مثلاً سورتیں: عنکبوت، سجدہ، شعراء، زمر، غافر، جاثیہ، ق اور مزمل مکی شمار کی جاتی ہیں، اگرچہ بعض اہلِ علم نے ان کی بعض آیات کو مدنی کہا ہے۔ ہم نے اس اختلاف میں عام قرآنوں کے مطابق پوری سورت کو مکی ہی لکھا ہے۔ اور یہ بات بھی مخفی نہ رہے کہ یہ ترجمہ مذہبی تعصبات اور فرقہ وارانہ خرافات سے پاک ہے۔ امید ہے کہ مسلمان بھائی مسلمانوں کی فکری اصلاح، اسلامی وحدت کے استحکام اور باہمی اتحاد کے لیے اس کی اشاعت وطباعت کی کوشش کریں گے۔ اور سلام ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے اور گمراہی کے انجام سے ڈرے۔

حقیر: سید ابوالفضل ابن الرضا (برقعی)